"کربلا کے پہلے شہید"
تحریر
عبد المصطفی سعدی ازہری
samustafa92
abdulmustafa337
aabdulmustafa

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذي کفی و الصلوٰۃ و السلام علی کل عبد مصطفی۔۔۔ وبعد۔۔۔!

ہجرت رسول اللہ ﷺ کے بعد مؤمنین کو کئی ایک جنگوں، معرکوں کا سامنا رہا جوں جوں وقت گزرتا گیا خلافت سید عالم ﷺ کے ظاہری پردہ فرمانے کے بعد سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پھر سیدنا عثمان ذو النورین رضی اللہ عنہ پھر سیدا علی المرتضی کرم اللہ وجہ الکریم پھر کچھ عرصہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے پاس خلافت رہی اول ہجری سے چالیس ہجری تک یوں سلسلہ خلافت چلتا رہا یوں سید عالم ﷺ کے بعد تیس سال دور خلافت رہا جیسا کہ خود سید عالم ﷺ نے خبر دی تھی۔ ہجرت کے بعد سے ۴۰ ہجری تک جنگوں، معرکوں کا ایک طویل سلسلہ چلا پھر یہ خلافت امارت میں بدلی اور بنو امیہ میں چلی گئی جناب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پہلے امیر رہے آپ کے بعد روایات کے مطابق بادل نہ خواستہ امارت یزید کے ہاتھوں میں گئی اور اس کی سرکشی کو ہر خاص عام، بچہ بوڑھا اپنے ناموں کی طرح جانتا تھا 61 ہجری ایام حج میں امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کو خطوط موصول ہونا شروع ہوئے کوفہ سے جن میں انہیں کوفہ کی جانب بلاوا دیا جا رہا تھا اور سیدنا عالی مقام جناب امام حسین رضی اللہ عنہ دیگر صحابہ کی طرح یزید کی امارت و امامت سے راضی نہ تھے اس کی سرکشی روز بروز بڑھتی جا رہی تھی اور مسلمان کیا

شعار اسلام بھی اس کی سر کشی سے محفوظ نہ تھے امام عالی مقام رضی اللہ عنہ نے کوفہ کی جانب اپنے اہل وعیال کے ساتھ سفر کرنے کا ارادہ فرمایا مشاورت کے لئے اپنے ساتھیوں کو بلایا جن میں جلیل وقدر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے سب نے ہی آپکو نہ جانے کا مشورہ دیا، وہاں جناب مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ آپ کو خطوط کے ذریعے بلاوا بھیج رہے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے ایام ترویہ کو اپنے آل وعیال اور قریبی ساتھی جو آپ رضی اللہ عنہ کے منع کرنے کے باوجود آپ کی محبت میں آپ کے ساتھ ہو لئے ان سب کو لے کر مکہ سے کوفہ کی جانب سفر فرمایا جب دشمنان اہل بیت کو یہ خبر مل گئی کہ آپ رضی اللہ عنہ کوفہ کی جانب چل دئے ہیں تو اگلے ہی روز (یوم عرفہ)جناب مسلم بن عقیل کو قتل کر دیا بعض نے زبان درازی کرتے ہوئے لکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کا مکہ سے نکلنا کوفہ کی جانب یہ صرف امارت وبادشاہت حاصل کرنے کے لئے تھی ان بدزبانوں کو اس بات کا بلکل اندازہ نہیں یا انکی عقل اس معاملہ میں سلب کر لی گئی ہے کہ کوئی بھی انسان عاقل اپنی اور اپنے آل وعیال کی جانوں کو بادشاہت کے حصول کے لئے طاقتور ظالم وجابر بادشاہ کے سامنے نہیں جائے گا جبکہ بظاہر اسکی طاقت سو گنا زیادہ نظر آرہی ہو یہ تو سراسر ناسمجھی وکم عقلی ہے اور اس طرح کی بات کرنا ایسے پاک نفوس کے لئے صرف اور صرف بے وقوفی اور جہالت ہے آپ کا نکلنا کوفہ کی جانب وہ ایک مقصد کے لئے تھا اور وہ مقصد تھا دین اسلام کی حفاظت اور بس۔۔۔۔

بہر حال کوفہ پہنچے بہت سے مناظر دیکھے غیروں کی فوج میں آپنوں کو دیکھا بہت کچھ نصیحتیں اور دکھ بھرے کلمات ارشاد فرمائے۔

وقت قتال:

جب وقت قتال آیا تو آپکے ساتھی آگے بڑھے اور اپکی حفاظت کے لئے صفیں بنالی گئیں اور ہر ایک کے دل و زبان پر ایک ہی بات جاری تھی کہ امام عالی مقام کو محفوظ رکھنا ہے رسول اللہ ﷺ کی عترت کو دشمنوں سے دور رکھنا ہے اتنے میں امام عالی مقام بلند آواز کے ساتھ صفوں کو چیرتے آگے آتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ تم لوگوں کو کیا ہوا ہے جو تم مجھے اپنے پیچھے رکھ رہے ہو دشمن کو تم سے کوئی غرض نہیں دشمن تو بس مجھ سے دشمنی رکھتا ہے اور اسکا تقاضا بھی صرف میں ہی ہوں پیچھے ہو جاؤ اور مجھے اپنی صفوں سے آگے آنے دو سب نے ایک زبان ہو کر عرض کی اے رسول اللہ ﷺ کے نواسے اے مولائے کائنات کے بیٹے ہم اس بات پر بلکل راضی نہیں کے دشمن آئے اپکوں پہلی صف میں نقصان پہنچائے اور کھڑے پچھلی صفوں میں دیکھتے رہیں اور دشمن اپنا مقصد پرا کر کے واپس چلا جائے ہم یہاں آپکی محبت جسکی تلقین سید عالم ﷺ نے فرمائی تھی اس کے خاطر آئے ہیں تو ہمیں اپنے آگے رہنے دیجیئے ہم یہاں سے اپنی جان و مال کو واپس مکہ و مدینہ نہیں لے جانا چاہتے کہ پوری زندگی ہم اپنی جانوں پر ملامت کریں اور لوگ ہم سے پوچھیں کہ رسول اللہ ﷺ کی

عترت کے ساتھ تم نے کیا کیا ہم کہیں کہ ہم نے انہیں اپنے ہاتھوں سے دشمن کے پاس بھیجا جب تک دشمنوں کے گھوڑوں کے پاؤں ہمارے خونوں سے نہ رنگ جائیں گے تب تک دشمن آپ تک نہیں پہنچ پائے گا یہ ہم نے اپنی جانوں سے عہد کرلیا ہے اتنے میں ایک 28 سالہ نوجوان ظاہر ہوتا ہے، جسکا نام علی بن حسین تھا۔

جناب علی بن حسین:

سیدنا علی بن حسین بن علی بن ابی طالب یہ امام عالی مقام سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے شہزادے ہیں اپکی والدہ ماجدہ لیلی بنت ابی مرۃ بن عروۃ بن مسعود ثقفی ہیں آپ رضی اللہ عنہ امام عالی مقام کی زریت میں سے سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتے تھے آپ کی ولادت 33 ہجری کو ہوئی آپ کے فضائل کو کمالات بے شمار ہیں آپ کو اکبر کا لقب دیا گیا اور آپ کو جب پکارا جاتا تو علی اکبر کہہ کر پکارا جاتا کیوں کہ سیدنا عالی مقام رضی اللہ عنہ کے دیگر صاحبزادوں میں سے جناب علی زین العابدین بھی ہیں اور علی اصغر بھی ہیں رضی اللہ عنہم تو آپ کو علی اکبر کا لقب دیا گیا اپکی کنیت ابو الحسن تھی اپنے نے اپنی والد گرامی جناب امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت حدیث کی اور اپنی حیات کے آخری لمحات تک اپنی والد گرامی کے ساتھ ہی رہے معرکہ کربلا میں صف بندی کے وقت آپ نمودار ہوئے اور اپنے والد گرامی سے اجازت چاہی کہ میں آپ کے آگے پہلی صف میں کھڑا ہو جاؤ سیدنا امام عالی مقام اگلی دونوں

صفوں کے درمیان میں سیدنا علی اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑے ہوئے، دشمنوں نے حملہ کیا تو آپ سب سے پہلے آگے بڑھے اور دشمنوں پر وار کرتے رہے اور ساتھ یہ اشعار پڑھتے رہے:

أنا علي بن حسين بن علي ... نحن ورب البيت أولى بالنبي

تالله لا يحكم فينا ابن الدعي ... كيف ترون اليوم ستري عن أبي

میں علی بن حسین بن علی ہوں ہم اور رب کعبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریب ہیں

اللہ کی قسم ہمارے بارے میں کوئی جھوٹا مائی کا لال فیصلہ نہیں کر سکتا

تو آج دیکھنا کیسے میں اپنے بابا جان کی حفاظت کرتا ہوں۔

یہ پڑھتے اور دشمنوں کی انکھوں میں آنکھیں ڈال کر انہیں انکے انجام تک پہنچاتے اتنے میں مرۃ بن منقذ بن نعمان عبدی لیثی نے آپ رضی اللہ عنہ پر تلوار سے وار کیا اور آپ نے جام شہادت نوش فرمایا اِنا للہ و اِنا اِلیہ راجعون

اکبر سے نوجوان بھی رن میں ہوئے شہید

ہم شکلِ مصطفی کو ہمارا سلام ہو

سیدنا امام عالی مقام رضی اللہ عنہ نے اپنے لخت جگر کو جب اپنی آنکھوں سے شہید ہوتے دیکھا تو فرمایا:

اللّٰھم اشھد

اے میرے رب تو گواہ ہو جا

یہ وہ عالی مقام شخصیت تھی جنسے کربلا کے روز اہل بیت اطھار کی شہادتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔

لعنۃ اللہ علیکم دشمنان اہل بیت

صلى الله على سيدنا محمد وعلى عترته وأصحابه أجمعين۔

عبدالمصطفیٰ سعدی ازہری

فاضل: جامعہ انیس المدارس سکھر پاکستان

وجامعۃ الازہر، مصر

8 محرم الحرام 1444ھ\6 اگست 2022

مصادر:

خلاصہ کلام از کتاب تاریخ الطبري للإمام أبو جعفر الطبري ت 310ھ ,البداية والنهاية لابن كثير ت774ھ ,تاريخ دمشق لابن عساكر ت571ھ ,الطبقات الكبرى لابن سعد ت 230ھ.